الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکورصورت حال کے مطابق میت کے ورثاء میں ایک بیوی، تین بیٹیاں، ایک پوتی، دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ میت کی کل جائیداد کی تقسیم شرعی اصولوں کے مطابق درج ذیل طریقہ سے کی جائے گی:

نمبر شمار	میت کا ورثاء	جائیداد کی تقسیم	120 ایکڑ زمین	فیصد
1	تین بیٹیاں	کل مال کا دو تہائی	80 ایکڑ	66.7%
2	بیوی	کل مال کا آٹھواں حصہ	15 ایکڑ	12.5%
3	پوتی	اس کو کچھ نہیں ملے گا	---	---
4	دو بھائی	ان تینوں کو باقی ماندہ مال ملے گا	ہر بھائی کو 10 ایکڑ	16.7%
5	ایک بہن		5 ایکڑ	4.2%

تین بیٹیوں کے دو تہائی حصے کی دلیل:

ارشاد باری تعالی ہے:

(فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ) (النساء: 11

پھر اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں (ہی) ہوں، تو ان کے لیے اس کا دو تہائی ہے جو اس نے چھوڑا

بیوی کے آٹھویں حصے کی دلیل :

ارشاد باری تعالی ہے:

(فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم) (النساء: 12

پھر اگر تمھاری کوئی اولاد ہو تو ان کے لیے اس میں سے آٹھواں حصہ ہے جو تم نے چھوڑا۔

دو بھائی اور ایک بہن کے باقی ماندہ حصہ لینے کی دلیل:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ).(صحيح البخاري، الفرائض: 6732

تم جن ورثا کا حصہ متعین ہے انہیں ان کا حصہ پورا پورا ادا کر دو، پھر جو مال بچ جائے اسے میت کے قریبی ترین مرد رشتے دار کو دے دو۔

بہن کو بھائی سے آدھا حصہ ملے گا:

ارشاد باری تعالی ہے:

(وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ) (النساء: 176

اور اگر وہ کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہوگا۔

واللہ أعلم بالصواب.

محدث فتوی کمیٹی

1- فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی صاحب حفظہ اللہ

2- فضیلۃ الشیخ عبد الخالق صاحب حفظہ اللہ

3- فضیلۃ الشیخ انس مدنی صاحب حفظہ اللہ